سوال

(303)اراضی کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی نامعلوم شخص نے سوال بھیجا ہے۔کہ ہم تین بھائیوں نے اپنے والد محترم کے ساتھ مل کر ایک قطعہ زمین خریدا تھا ہمارا چوتھا بھائی عرصہ سے الگ تھلگ رہتا ہے اوراس نے مذکورہ زمین کی خریداری میں کوئی پیشہ بھی نہیں دیا تھا۔ وہ بھی اس قطعہ زمین سے حصہ لینے کا دعوے دار ہے۔وفات کے بعد شرعی طور پر اس زمین میں اس کا کتنا حصہ بنتا ہے۔ نیز ہماری بہنیں دو بہنیں اور والدہ کا حصہ بھی بتادیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

باپ کے پاس رہنے والی اولاد کی کمائی باپ کی ہی شما ہوتی ہے الا یہ کہ اولاد کا الگ حق ملکیت تسلیم کرلیا جائے۔ صورت مسئولہ میں قطعہ زمین خریدتے وقت تینوں بیٹے باپ کے ساتھ شراکت کے طور پر حصہ دار بنے ہیں۔ یعنی ان الگ حق ملکیت تسلیم کرلیا گیا ہے۔ ایسی صورت حال کے پیش نظر اگر باپ کو تو ضرورت ہو تو وہ قطعہ زمین اپنے لئے رکھ سکتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے ''تو اور تیرا مال باپ کے لئے ہے''لیکن باپ کی طرف سے اس قسم کی ضرورت کا اظہار کیے بغیر بھائی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس حدیث کی آڑ میں پورے قطعہ زمین میں سے اپنا حق لینے کا دعویٰ کرے۔ وہ صرف اتنے حصے میں شریک ہوگا جو باپ کا حصہ رسدی ہے۔ مثلاً اگر زمین خریدتے وقت باپ کا چوتھا حصہ تھا تو اس کا وہ بیٹا جو زمین خریدنے میں شریک نہیں ہوا صرف باپ کے چوتھے حصے میں دوسرے ورثاء کے ساتھ شریک ہوگا۔ اب باپ کی وفات کے بعد پسماندگان میں اس کی بیوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے ہیں۔ اس لئے باپ کی کل جائیداد سے بیوہ کو8/1اور باقی 8/7بیٹے اور بیٹیاں اس طرح تقسیم کریں کہ ایک بیٹے کو بیٹی سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر متوفی کی کل جائیداد کے 80حصے کرلئے جائیں ان میں آٹھواں حصہ یعنی دس حصے بیوہ کو دیئے جائیں اور باقی 70حصوں کو چودہ حصے فی لڑکا اور سات حصے فی لڑکی کے حساب سے تقسیم کردیئے جائیں۔

متوفی :80برابر بیوہ10لڑکا14لڑکا14لڑکا14لڑکا14لڑکی 7لڑکی 7(واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:326